مولانا ظفر صادق ندوی
ریسرچ سکالر ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ انڈیا

جاپان کا ہلاکت خیز زلزلہ
آنے والی قیامت کی پیشگی اطلاع ہے

اذا زلزلت الأرض زلزالها جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا دی جائے گی' اس آیت کریمہ میں جس زلزلہ کا بیان ہے وہ تو بروز قیامت ہی رونما ہوگا لیکن بطور علامت اور نشانی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت میں سے کچھ چیزوں کی جھلک دکھلا کر بنی نوع انسان کو متنبہ کر دیتا ہے کہ وہ کسی بھی وقت سارے نظام ارضی کو درہم برہم کرنے پر قادر ہے' اور انسان اس کے سامنے بالکل بے بس اور مجبور ہے' انسان کو چاہیے کہ ان چیزوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے اور ہر اس عمل کو ترک کردے جو رب ذوالجلال کے غضب کو برانگیختہ کرنے والا ہو' چنانچہ آئے دن دنیا کے مختلف خطوں میں سخت وحشت ناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ زلزلے آتے رہتے ہیں اور ان کے نتیجہ میں ایسی ہولناک تباہیاں رونما ہوتی ہیں کہ چند لمحات قبل تک کسی انسان کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں آتا کہ یہ فلک بوس عمارتیں' یہ شاندار بنگلے اور کوٹھیاں یہ جگمگاتے' مسکراتے اور رونق سے بھرپور شہر اس طرح تباہ و برباد ہو جائیں گے گویا یہاں کچھ تھا ہی نہیں' کچھ ایسا ہی نظارہ ہمیں ٹی وی چینلوں کے ذریعہ گزشتہ دنوں جاپان میں آئے ہوئے زلزلہ پھر اس کے نتیجہ میں طوفانی سیلاب (سنامی) کے تباہی کا دیکھنے کو ملا جس نے جاپان جیسے سائنس وٹیکنالوجی میں عدیم المثال اور عظیم ایٹمی طاقت بن کر ابھرنے والے ملک کے بلند دعویٰ کی حقیقت کھول دی اور انہیں کھوکھلا اور بے بنیاد ثابت کر کے دنیا کے تمام انسانوں کو پھر ایک مرتبہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ اللہ عزوجل کے جاہ وجلال کے مقابلہ میں کتنے کمزور ہیں' اس حادثہ نے بنی نوع انسان پر یہ واضح کر دیا کہ قدرت الٰہی کو نہ چیلنج کیا جا سکتا ہے اور نہ انسانی ایجادات کی برتری پر ناز کیا جا سکتا ہے۔

زلزلے یوں تو دنیا کے ہر خطہ میں ہر روز آتے ہیں' لیکن جغرافیائی اعتبار سے ان کی شدت وہاں محسوس ہوتی ہے' جہاں آتش فشاں پہاڑ ہیں' سب سے تباہ کن زلزلہ جس سے تاریخ واقف ہے وہ چین کے صوبہ شینسی (Shensi) میں 1956 میں پیش آیا تھا جس میں آٹھ لاکھ سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے تھے' اسی طرح یکم نومبر 1755 کو پرتگال میں زلزلہ آیا تھا جس نے لزبن (Lisbon) کا پورا شہر تباہ کر دیا اس زلزلہ میں چھ منٹ کے اندر تیس ہزار افراد موت کی نیند سو گئے۔ اسی نوعیت کا ایک شدید زلزلہ 1877 میں ہندوستان کے صوبہ آسام میں آیا تھا جس کا دنیا کے انتہائی پانچ بڑے زلزلوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس سے شمالی آسام میں ہولناک تباہی مچی تھی' اور دریائے برہم پتر کا رخ تبدیل ہو گیا تھا اور ایورسٹ کی چوٹی ابھر کر سو فٹ اوپر چلی گئی تھی' اس قسم کا ایک اور زلزلہ شہر کلکتہ میں 11 راکتوبر 1737

ء کو آیا تھا جس کے نتیجہ میں تین لاکھ جانیں تلف ہوئی تھیں ابھی حال میں 11 مارچ 2011 کو جاپان میں آنے والے زلزلے اور سونامی کی وجہ سے ہزاروں اشخاص کی جانیں تلف ہوئی تھیں' ان حوادث نے بہت سے سوالوں کو پھر سے ابھار دیا ہے' سائنس داں اپنے مختصر علم اور محدود تجربے کی بنیاد پر اتنا تو بتا سکتے ہیں کہ زلزلہ کس طرح آیا' لیکن اس کا جواب ان کے پاس نہیں ہے کہ ان کے اسباب کیا ہیں' یہ زلزلے ایک مومن کے ایمان میں زیادتی کا سبب ہوتے ہیں ملسی ذہن رکھنے والا اپنے انداز اس کی توجیہ کرتا ہے' مگر درحقیقت اس کا دل اس احساس سے کبھی خالی نہیں رہتا کہ اس کے پیچھے ضرور کوئی غیر معمولی زبردست طاقت کارفرما ہے۔

یہ زلزلے' سمندری طوفان (سونامی) خشک سالی' قحط ودیگر قدرتی آفات درحقیقت انسان کے غلط اعمال کی بناء پر ہی آتے ہیں جو یقیناً خدائے برتر کے غیظ وغضب کا مظہر ہوتے ہیں جو کہ متنوع شکلوں میں اکثر و بیشتر خالق کائنات کی جانب سے بنی نوع انسان کی اصلاح کیلئے اور ان کو سنبھلنے کے الارم کے طور پر رونما ہوتے ہیں' جاپان میں آئے زلزلے سے اور سنامی کے نتیجے میں ہونے والی ہولناک' قیامت خیز' دلدوز تباہی اللہ کے اسی غیظ وغضب کی ایک کڑی ہے' جو کہ نیوکلیائی توانائی اور سائنسی و مادی ترقی کے دلدادہ سبھی ممالک کو اس بات سے آگاہی کرتی ہے کہ نظام فطرت سے چھیڑ چھاڑ کرنے اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے والوں کو اس کی بھاری قیمت چکانی پڑتی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں ایک خاص مقصد کے تحت ایک مختصر مدت کے لئے بھیجا ہے یہ جگہ اس کے لئے ایک امتحان گاہ ہے' ایک دن اللہ کے سامنے پہنچ کر اس کا حساب دینا ہے کہ وہ دنیا میں کیا کرتا رہا۔ واقعہ یہ ہے کہ انسان کا ہر اگلا قدم ایک منزل کی طرف بڑھ رہا ہے اور وہ ہے موت۔ دنیوی زندگی محض ایک سراب ہے جس نے اس کو حقیقت سمجھ لیا وہ برباد ہو گیا۔

آج سونامی نام کے طوفان نے ایک ذرا سا جھٹکا دکھا کر اس دنیا کی ناپائیداری کو ثابت کر دیا اور انسانوں کے نام نہاد منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ دراصل انسان کے کردار اور اخلاقی قدریں اس برق رفتاری کیساتھ پستی کی طرف آئی ہیں کہ جس کا اندازہ تو لگایا جاسکتا ہے لیکن اس بڑھتے ہوئے تباہی کے سیلاب کو شاید روکا نہ جاسکے اسکے باعث وہ تباہ کن اثرات مرتب ہو رہے ہیں کہ تہذیب جدید کو انسانی تہذیب سے تعبیر کرنا اپنے آپ میں ایک پرفریب لگتا ہے' اس زمین پر خون' تباہی' فواحش و منکرات کا گھناؤنا کھیل اس طرح کھیلا جارہا ہے کہ ایک مہذب زندگی دوبارہ قائم ہونا ایک خواب بن کر رہ گیا ہے جو شاید اب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوسکے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ زلزلے سنامی اور تباہیاں وقتاً فوقتاً ظہور میں آتی رہتی ہیں' تا کہ انسان اپنا محاسبہ کرے کہ وہ کون سا ناپسندیدہ عمومی عمل اس سے سرزد ہو گیا جو خدا کو ناگوار گزر گیا اور اسکی پاداش میں انہیں یہ سزا دی جارہی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب تک ہمارے کردار' ہمارے اعمال و افعال نہیں سدھریں گے اور انسان کو انسان نہیں سمجھا جائے گا یہ زلزلے اسی طرح آتے رہیں گے اور ہمارے پاس کف افسوس ملنے کے سوا کچھ نہ رہے گا۔